ارمغانِ خالد

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

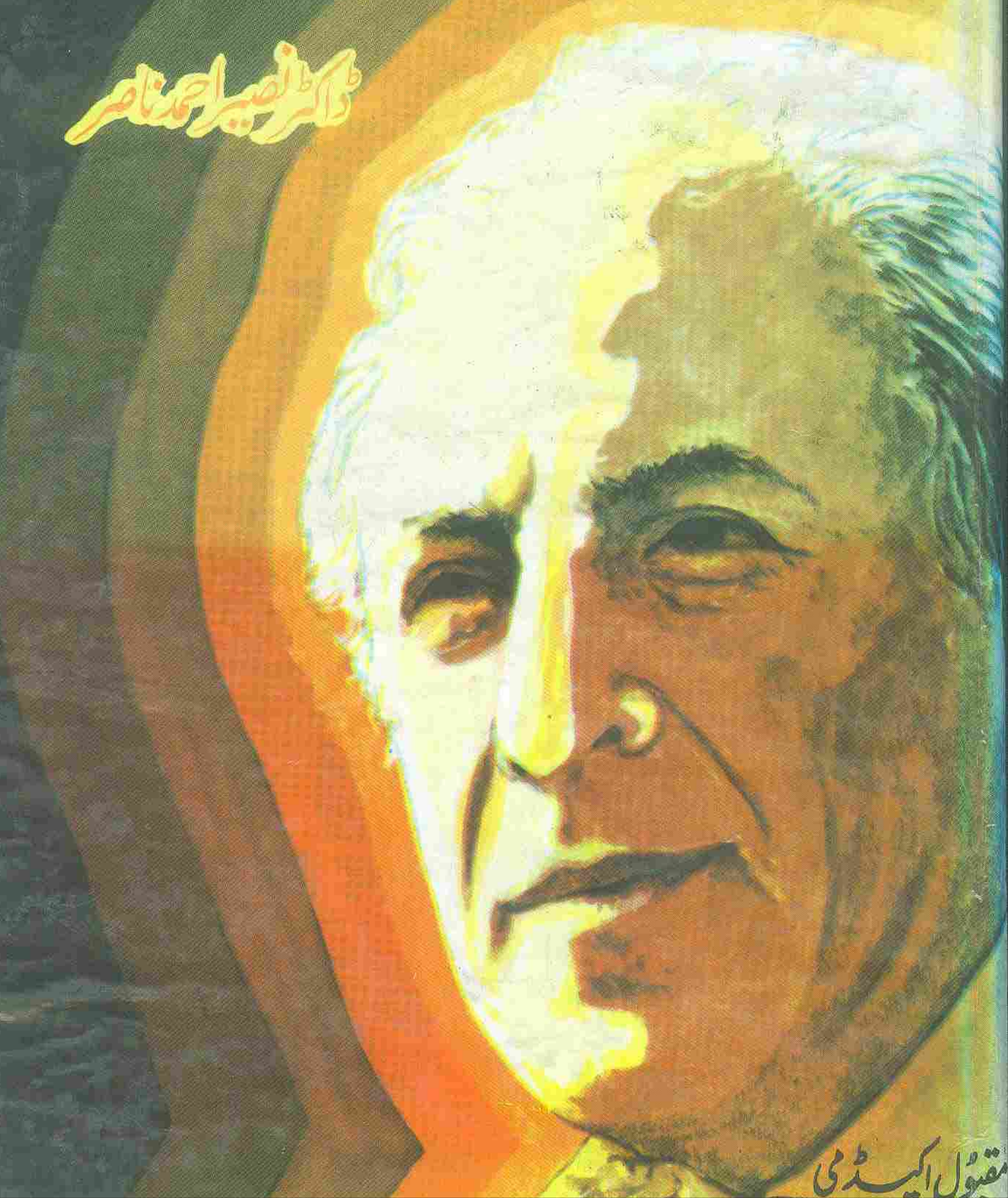

مقبول اکیڈمی

ارمغانِ خالد

مرتّبہ

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

ایم۔ اے۔ ڈی۔ لٹ۔ سابق وائس چانسلر

بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی

مقبول اکیڈمی

۱۹۹۔ سرکلر روڈ۔ چوک انارکلی لاہور

ارمغانِ خالد

اقوالِ صاحبِ جوامع الکلم

مَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَحْضَرَ (حَضَرَ)
أَرْوَاحَ الشُّعَرَاءِ لِاسْتِمَاعِ الْوَحْيِ

○

إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَزَائِنَ تَحْتَ الْعَرْشِ مَفَاتِيْحُهَا
أَلْسِنَةُ الشُّعَرَاءِ

○

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

○

اَلشِّعْرُ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ

فہرس

عنوان	قلمکار	صفحہ
پیش لفظ	مُرتّب	۱۳
نظمیں		
خلاقِ نکتہ داں	رئیس امروہوی	۱۷
عبدالعزیز خالد	عارف عبدالمتین	۱۸
غازیِ ادب	نظیر لدھیانوی	۲۰
خالدِ خوش گو	علیم ناصری	۲۱
گُل نختیں	کبیر انور جعفری	۲۳
خالد کا تتبّع	صوفی فقیر محمد	۲۵
شاعرِ مُجدّد	صوفی فقیر محمد	۲۷
عبقری	نقش ہاشمی	۲۹
شاعرِ خوش بیاں	نقش ہاشمی	۳۲
اک سرمدی جہاں ہے	بشیر رحمانی	۳۶
خالدِ فکر و فن	تحسین فراقی	۳۸
نذرِ خالد	تحسین فراقی	۴۱
نابغۂ روزگار خالد	خالد علیم	۴۳
عبدالعزیز خالد	شیخ حمید تبسّم	۴۴
ست تاریاں دا جھُمّر	وردہ نُور خواجہ	۴۶
دانائے راز	سرور انبالوی	۴۸
شاعرِ رسالت	حکیم افتخار فخر	۴۹
تاجدارِ سخن	جمال نقوی	۵۰
نذرِ جنابِ خالد	وردہ نُور خواجہ	۵۱
شخصیّت		
ذکر اس پری وش کا	ڈاکٹر عبدالسلام خورشید	۵۴
خدوخال	رحیم گُل	۵۹
ایک تاثر	حفیظ صدیقی	۶۱
ایک غیر شاعر، شاعر	عطاء الحق قاسمی	۶۳
عبدالعزیز خالد	سائرہ ہاشمی	۶۶
اے روشنیِ طبع	شبنم شکیل	۷۰
عبدالعزیز خالد	گلزار وفا چودھری	۷۳
ایک مُنصِف	ایم فاروقی	۷۵
ایک پورٹریٹ	افضل آرش	۷۷
کتنا عظیم ہے تو (نظم)	معین تابش	۸۲
فکروفن		
عربی زبان کا اُردو شاعر	آغا شورش کاشمیری	۸۴
عظمتِ پنجاب (نظم)	احسان دانش	۹۴
عبدالعزیز خالد	حکیم محمد سعید	۹۵

عنوان	قلمکار	صفحہ
خالد کی نعتیہ شاعری	عشرت رحمانی	۹۷
بڑا شاعر، بڑا انسان	شبنم شکیل	۹۹
شرفِ قرآن بزبانِ خالد	کامل القادری	۱۰۰
معرکۂ حق و باطل کلامِ خالد کے آئینے میں	کامل القادری	۱۱۵
تذکیر و تانیث، خالد کی شاعری کا ایک پہلو	کامل القادری	۱۲۲
دینِ حق کلامِ خالد کے آئینے میں	کامل القادری	۱۵۳
رئیس خانہ کی ایک شام	کامل القادری	۱۵۹
تقریبِ خالد میں چند بے تکلف لمحے	ڈاکٹر انور سدید	۱۶۴
شام کا چاند	فضل من اللہ	۱۷۱
خالد، جدید اسلوب کا شاعر	جعفر شیرازی	۱۸۱
خالد کی نعت نگاری	خالد بزمی	۱۸۴
عبدالعزیز خالد کی نعت گوئی	خواجہ عابد نظامی	۱۹۸
خالد شخص و شاعر	تحسین فراقی	۲۰۳
عبدالعزیز خالد	گوہر ملسیانی	۲۰۶
نعت نگار خالد	ڈاکٹر انور سدید	۲۱۱
خالد کی شاعری	عاصم صحرائی	۲۱۴
عبدالعزیز خالد کا فن	سرفراز صدیقی	۲۲۱
خاکسترِ پروانہ	ن ۔ خاتون	۲۲۳

مطالعے

عنوان	قلمکار	صفحہ
فارقلیط	علی سفیان آفاقی	۲۲۶
ماذ ماذ	ڈاکٹر نصیر احمد ناصر	۲۲۹
	حسن اکبر کمال	۲۳۱
	حامد یزدانی	۲۳۱

عنوان	قلمکار	صفحہ
	نوائے وقت	۲۳۲
عبدہٗ	سیارہ ڈائجسٹ	۲۳۳
	جنگ	۲۳۳
	صوفی فقیر محمد	۲۳۴
طاب طاب	غلام رسول ازہر	۲۳۶
	مقبول جہانگیر	۲۳۷
ثانیِ لاثانی	ڈاکٹر عبدالحق	۲۳۹
	سیارہ ڈائجسٹ	۲۴۰
چراغِ لالہ	مقبول جہانگیر	۲۴۱
بوتراب	ڈاکٹر سلیم اختر	۲۴۳
	سیارہ ڈائجسٹ	۲۴۴
حدیثِ خواب	سید امجد الطاف	۲۴۵
	عارف عبدالمتین	۲۴۷
	مرزا ادیب	۲۴۹
	شفیع عقیل	۲۵۰
	حسین ثاقب	۲۵۱
	تہمید الاسلام سید	۲۵۲
	اذیب سہیل	۲۵۴
	مقبول جہانگیر	۲۵۴
	منیر قصوری	۲۵۵
مذاکرہ (جنگ فورم	شرکا: احمد ندیم قاسمی، سراج منیر، غلام رسول ازہر، اجمل نیازی، شبنم شکیل، تنویر ظہور)	۲۵۶

عنوان	قلمکار	صفحہ
مہابھارت کتھن مالا	مرزا ادیب	۲۶۳
	ڈاکٹر نصیر احمد ناصر	۲۶۵
	ڈاکٹر انور سدید	۲۷۰
	علی سفیان آفاقی	۲۷۲
تحریریں خالد نمبر	زبیدالخیر (ذوالفقار تابش)	۲۷۷
	سلمیٰ رضا	۲۷۸
	محمد قیوم اعتصامی	۲۷۹
	عنایت اللہ	۲۸۰
	یزدانی جالندھری	۲۸۱
	ڈاکٹر وفا راشدی	۲۸۲
خالد — ایک نیا آہنگ	ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی	۲۸۳
	ڈاکٹر ابراہیم خلیل	۲۸۵
	پروفیسر سید قوی احمد	۲۸۶
	سید ظفر ہاشمی	۲۸۷
	حضور احمد سلیم	۲۸۹
	توقیر صدیقی	۲۹۲
	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۹۲
عبدالعزیز خالد (عربی مضمون)	مولانا سعید اشرف ندوی	۲۹۳
نذرِ عبدالعزیز خالد (نظم)	حافظ بشیر آزاد	۲۹۶
تاثرات		
	ڈاکٹر وحید قریشی	۲۹۸
	محمد طفیل	۲۹۸
	ڈاکٹر اختر حسین رائپوری	۲۹۸
تاثرات	سید وقار عظیم	۲۹۹
	ڈاکٹر محمد حسن	۲۹۹
	جیلانی کامران	۲۹۹
	ڈاکٹر سید عبداللہ	۳۰۰
	جمیل الدین عالی	۳۰۰
	شورش کاشمیری	۳۰۱
	شورش کاشمیری	۳۰۱
	شفقت کاظمی	۳۰۱
	ڈاکٹر بشارت علی	۳۰۱
	ڈاکٹر وحید اختر	۳۰۲
	ڈاکٹر شوکت سبزواری	۳۰۲
	رفیق خاور	۳۰۳
	ڈاکٹر انور سدید	۳۰۳
	ضیا محمد ضیا	۳۰۳
	ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی	۳۰۴
	ریاض احمد	۳۰۴
	جوگندر پال	۳۰۴
	ڈاکٹر طلحہ رضوی	۳۰۵
	عنایت اللہ	۳۰۵
	ڈاکٹر حسینی شاہد	۳۰۵
	قمر تابش	۳۰۵
	ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی	۳۰۵
	سید اسعد گیلانی	۳۰۶
	اسمٰعیل مینائی	۳۰۶

عنوان	قلمکار	صفحہ
	قیوم نظر	۳۰۶
	نصر اللہ خان	۳۰۶
	عبدالکریم ثمر	۳۰۶
	ڈاکٹر ابوالخیر کشفی	۳۰۶
	پروفیسر عبدالمغنی	۳۰۷
	وارث سرہندی	۳۰۷
	خواجہ محمد اسلم	۳۰۷
	شفیق بریلوی	۳۰۷
	پروفیسر فروغ احمد	۳۰۷
	راز سنتوکھ سری	۳۰۸
	ڈاکٹر احمد سجاد	۳۰۸
	ڈاکٹر قمر رئیس	۳۰۸
	جون ایلیا	۳۰۸
	مجروح سلطان پوری	۳۰۹
	منظر ایوبی	۳۰۹
	رحمان مذنب	۳۰۹
	یوسف ناظم	۳۰۹
	میرزا ظفر الحسن	۳۰۹
	م ش	۳۰۹
	کامل القادری	۳۰۹
	ڈاکٹر محمد ریاض	۳۱۰
	سید الطاف علی بریلوی	۳۱۰
	مولانا نعیم صدیقی	۳۱۳
	علامہ احسان الٰہی ظہیر	۳۱۴

عنوان	قلمکار	صفحہ
	نظیر لدھیانوی	۳۱۴
	کامل القادری	۳۱۵
	ڈاکٹر محمود الرحمٰن	۳۱۵
	بشیر ساجد	۳۱۶
	صبا متھراوی	۳۱۹
	قمر ہاشمی	۳۱۹
	ڈاکٹر غلام حسین اظہر	۳۲۰
	صہبا اختر	۳۲۰
	حفیظ تائب	۳۲۱
	بانو قدسیہ	۳۲۱
	کشور ناہید	۳۲۱
	عبداللہ قریشی	۳۲۱
	بلراج کومل	۳۲۱
	شکیلہ چغتائی	۳۲۱
	رام لعل	۳۲۱
	رام لعل	۳۲۲
	رفعت سلطان	۳۲۲
	انظہار رئیس امروہوی	۳۲۳
	رعنا فاروقی	۳۲۴
	خیرالدین انصاری	۳۲۴
	علی سفیان آفاقی	۳۲۵
	عابد نظامی	۳۲۵
	عابد نظامی	۳۲۵
	اشفاق نقوی	۳۲۶
	جعفر بلوچ	۳۲۶

عنوان	قلمکار	صفحہ
	حفیظ تائب	۳۲۶
	ڈاکٹر بشارت علی	۳۲۷
	سید حامد سروش	۳۲۷
	فضیل جعفری	۳۲۸
	ڈاکٹر ریاض مجید	۳۲۸
	شمس الرحمٰن فاروقی	۳۲۸
	اقبال اسدی	۳۲۸
	مجیب الرحمٰن شامی	۳۲۹
	فضل من اللہ	۳۲۹
	خامہ بگوش	۳۲۹
	صالحہ صبوحی	۳۲۹
	شکیلہ رفیق	۳۲۹
	انجم فاروقی	۳۳۰
	ڈاکٹر احمد سجاد	۳۳۰
	گوہر ملسیانی	۳۳۰
	رعنا فاروقی	۳۳۰
	مسعود جاوید	۳۳۱
	خمار باگلکوٹی	۳۳۱
	اقبال پاریکھ	۳۳۱
	اقبال ساجد	۳۳۱
	مستنصر حسین تارڑ	۳۳۱
	بیدار ملک	۳۳۱
	حسن رضوی	۳۳۱
	بیدار ملک	۳۳۲
	مس فرحت امین	۳۳۲
	سلمان بٹ	۳۳۲
	حسین سحر	۳۳۳
	جلیل سلاسل	۳۳۳
	یونس احقر	۳۳۳
	اکبر حمیدی	۳۳۳
	ڈاکٹر زرینہ ثانی	۳۳۳
	ڈاکٹر اجمل نیازی	۳۳۴
	منو بھائی	۳۳۷
	امداد نظامی	۳۳۷
	سید مسعود ہاشمی	۳۳۷
	آصف ثاقب	۳۳۷
	علیم صبا نویدی	۳۳۸
	آذر تمنا	۳۳۸
	آذر تمنا	۳۳۸
	پروفیسر اقبال جاوید	۳۳۸
	حسین سحر	۳۳۹
	ستار طاہر	۳۳۹
	گل بادشاہ	۳۳۹
	سرفراز	۳۳۹
	ماہنامہ لہراں	۳۴۰
	نوائے وقت	۳۴۰
	امروز	۳۴۰
	اخبار جہاں	۳۴۰

عنوان	قلمکار	صفحہ
کالم	جنگ	۳۴۱
	ماہِ نو	۳۴۱
	امروز	۳۴۱
	مولانا محمد حنیف ندوی	۳۴۱
	ڈاکٹر عبدالمغنی	۳۴۲
	ڈاکٹر کیول دھیر	۳۴۲
	آغا بابر	۳۴۲
	ایک تاثر (نظم) نعیم صدیقی	۳۴۴
	ابنِ انشا	۳۴۶
	مرزا ادیب	۳۵۲
	سیّد ضمیر جعفری	۳۵۴
	ڈاکٹر عبدالسلام خورشید	۳۶۳
	انتظار حسین	۳۷۷
	رئیس امروہوی	۳۸۸
	اسرار احمد سہاروی	۳۹۰
	عطاء الحق قاسمی	۳۹۷
	ڈاکٹر تحسین فراقی	۳۹۸
	اظہر جاوید	۴۰۱
	ڈاکٹر انعام الحق جاوید	۴۰۳
	بشیر نیاز	۴۰۴
	افضل آرش	۴۰۸
	ڈاکٹر عبدالسلام خورشید	۴۱۵

عنوان	قلمکار	صفحہ
محفلیں	شمیم اکرام الحق	۴۱۸
	اصغر ندیم سیّد	۴۲۰
	ایس قمر الزمان	۴۲۲
	اسلم ملک	۴۲۴
	سعید صفدر	۴۲۵
	سلطان دہلوی	۴۲۷
عبدالعزیز خالد (مضمون)	علی سفیان آفاقی	۴۳۰
مضامینِ انگریزی صفحہ ۴۳۳ -		۵۰۰
عبدالعزیز خالد (نظم)	رؤف شیخ	۵۰۱
بجناب عبدالعزیز خالد (نظم)	حفیظ تائب	۵۰۲
عزمِ آگہی	ذوقی مظفر نگری	۵۰۳
فسونِ خالد (نظم)	کرشن موہن	۵۰۴
مضامین		
عبدالعزیز خالد	سیّد نذیر نیازی	۵۰۵
صاحبِ جمال و جلال	ڈاکٹر نصیر احمد ناصر	۵۰۹
عبدالعزیز خالد	عشرت رحمانی	۵۱۲
عبدالعزیز خالد	ارشاد احمد حقانی	۵۱۷
عبدالعزیز خالد	ارتضیٰ زیدی	۵۲۲
عبدالعزیز خالد — ایک مطالعہ	شریف رزمی	۵۲۶
عبدالعزیز خالد	کلیم اختر	۵۴۴

عنوان	قلمکار	صفحہ
ذکر اس پرورش کا	منظور سعید احمد	۵۴۸
وہ آئیں گھر میں ہمارے	راجہ محمد شریف	۵۵۷

تأثرات

عنوان	قلمکار	صفحہ
	محمد طفیل (نقوش)	۵۶۵
	سید ضمیر جعفری	۵۶۵
	محمد فیروز شاہ	۵۶۵
	منور ہاشمی	۵۶۵
	شمیم احمد	۵۶۶
	ڈاکٹر مظفر عباس	۵۶۶
	خالد محمود	۵۶۶
	نصیر ترابی	۵۶۷
	ڈاکٹر وزیر آغا	۵۶۷
	شین ۔کاف ۔نظام	۵۶۷
	جنگ	۵۶۷
	شناور ڈوگرہ	۵۶۷
	خامہ بگوش	۵۶۸
	محمد احسان بزمی	۵۶۸
	امجد اسلام امجد	۵۶۹
	محمد نعیم چوہدری	۵۶۹
	جاوید امتیازی	۵۷۰
نذرِ خالد (نظم)	محمد انور قمر	۵۷۱
پہاڑ (نظم)	سید عبدالحمید عدم	۵۷۲

مکالمے

عنوان	قلمکار	صفحہ
	اکرم زیبائی	۵۸۴
	رخسانہ آرزو، تنویر ظہور	۵۹۲
	شبنم شکیل	۵۹۸
	حسن رضوی	۶۰۰
	ڈاکٹر سعادت سعید	۶۰۳
	بیدار سرمدی	۶۰۷
	سعید اظہر	۶۱۳
	تنویر حیدر	۶۱۹
	ڈاکٹر انعام الحق جاوید	۶۲۲
	راغب شکیب	۶۲۷
	محمد اسلم شیخ	۶۳۲
	وسیم گوہر	۶۳۴
	محمد آصف بھٹی	۶۳۶
	جاوید امتیازی	۶۳۹
	جنگ	۶۵۵
	حنا ڈائجسٹ	۶۵۸
	جاوید امتیازی (نظم)	۶۶۰
	حامد یزدانی، خالد علیم	۶۶۱
	حامد علی نقوی	۶۹۰
عبدالعزیز خالد (نظم)	عالمتاب تشنہ	۶۹۱

○

عنوان	قلمکار	صفحہ
خطوط		
علامہ عبدالعزیز میمن		۶۹۲
پروفیسر عتیق اللہ		۶۹۴
خالد (بنام نوائے وقت)		۶۹۸
خالد (بنام جسارت)		۷۰۱
پری گوشۂ عفت موہانی		
اگر تم باوفا ہوتے		۷۰۴
ڈائری کے چند ورق		۷۱۰
محاسن شعر خالد		۷۱۵
ایک آرزو		۷۱۷
عبدالعزیز خالد		۷۲۲
فارقلیط کا شاعر		۷۲۶
سنہ ۶۷ء		۷۳۵
حیات جاوداں		۷۳۸
ایک کہانی چھوٹی سی		۷۴۰
بیک دماغ		۷۴۵
تعبیر طلب		۷۴۹
در سخن نبیند مرا		۷۵۵
نامے خالد کے بنام عفت		۷۷۳
نامے عفت کے بنام خالد		۹۰۱
نالۂ بیتابئ دل ہے		۱۰۷۲
یہ آگ ہے برہا کی		۱۰۷۷
چھپتے چھپتے		۱۰۸۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

پیش لفظ

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

ہمارا ایک تشویش ناک قومی المیہ یہ ہے کہ ہمارا لسانی، تعلیمی اور ادبی معیار زوال پذیر ہے اور ہم کو اس زیانِ مسلسل کا نہ احساس ہے اور نہ اس کے عوامل و محرّکات کا شعور ہی ہے۔ اس بے حسی و زیاں کاری اور بے شعوری کے سبب ہمیں اس قومی زیانِ مسلسل کی تلافی کا احساس و فکر بھی نہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ برِصغیر پاکستان و ہند میں عبدالعزیز خالدؔ نے اُردو کے شاعر کی حیثیت سے بالخصوص اس لسانی، تعلیمی اور ادبی زیانِ مسلسل کی طرف ہماری توجّہ منعطف کرائی ہے اور اُردو ادب کے گلستانِ تازہ کو اسلامی روایات عربی زبان اور قرآنِ حکیم کے الفاظ و محاورات کے نظر افروز و سدا بہار لالہ و گُل سے اس طرح مزیّن کیا ہے کہ اُردو کو اہلِ ذوق و نظر کی ناظورۂ دل انگیز بنا دیا ہے اور شیدائی کی صدائے حال یہ ہے کہ:

ز فرق تا بقدم ہر جا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

الغرض، خالدؔ نے اپنے فکر و قلم سے عروسِ اُردو کی اس طرح تحسین و تزئین کی ہے کہ اس کی یہ دیرینہ شکایت بھی دُور ہو گئی ہے کہ:

مشاطہ اگر کرتی آراستگی اس کی
ہر اہلِ خرد ہوتا اس زُلف کا شیدائی

پاکستان بننے سے پہلے برِصغیر میں عربی و فارسی کو نظامِ تعلیم میں اہم مقام حاصل تھا، اور لوگوں کو ان زبانوں سے خاص شغف تھا نیز گلستان، بوستان، سکندر نامہ ایسی کتبِ فارسی سیکھنے کا رواج تھا۔ علاوہ بریں، عربی فاضل منشی فاضل اور اردو فاضل کو ہمارے نظامِ تعلیم میں کلیدی حیثیت حاصل تھی، اور ان کی سندیں حاصل کرنے کے بعد طلباء کو پرائیوٹ طور پر صرف انگریزی میں میٹرک سے بی۔ اے تک امتحان دینے کا استحاق حاصل ہو جاتا تھا۔

اس کے نتیجے میں ایک تو قومی زبان و تعلیم کا معیار بلند تھا، اور دوسرے وہ فروغ پاتے تھے۔ تیسرے، لوگوں میں ان زبانوں کا ذوق وشوق پایا جاتا تھا، جو تھے، اُردو ادب، عربی و فارسی کے الفاظ و محاورات اور عرب و عجم کی علمی اور ثقافتی روایات سے معمور تھا۔ پاکستان بننے کے بعد عربی فاضل، منشی فاضل اور اردو فاضل کو بیرونی و اندرونی سرطانی اداروں نے بڑی چابکدستی سے کلیدی حیثیت سے محروم کر دیا تو پاکستان میں معیارِ تعلیم پست سے پست تر ہوتا گیا اور یہ سلسلہ جاری ہے دوسرے لوگوں میں ان زبانوں کا ذوق وشوق بھی نہیں رہا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ ہماری قومی زبان اور ادب زوال پذیر ہیں۔

آزادی کے بعد عبدالعزیز خالد پہلے صاحبدل و اہلِ نظر شاعر ہیں، جنہوں نے اس تشویش ناک صورتِ حال کو دیکھا اور اپنی شاعری سے اس کا مداوا کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے انہوں نے اپنی زندگی کا مشن بنا لیا ہے۔ عربی سے نابلد اور فارسی سے کم آشنا "اہلِ قلم" اور "دانشور" طعنے کے طور پر انہیں مشکل گو شاعر کہتے ہیں، جس طرح درباری شاعر اور متوسلین مرزا غالب ایسے قادر الکلام و زندۂ جاوید شاعر کو مشکل گوئی کا طعنہ دیا کرتے تھے، لیکن زمانے نے ثابت کر دیا کہ طعنہ زن ناقدین خود سخن فہم نہ تھے۔ زمانہ یہی فتویٰ خالد کے متعلق بھی دے گا۔ یہ میرا ایقان ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نے اہلِ نقد و نظر اور اربابِ ذوق کے لیے خالد کے شعری و نثری کلام اور اس پر اہلِ علم و دانش کے تبصروں اور مقالات کی ترتیب و تدوین کا بیڑا اُٹھایا ہے، اور اسے ارمغانِ خالد سے موسوم کیا ہے۔

ارمغانِ خالد اُردو ادب کا جمیل و جلیل شہکار ہے، جو اہلِ ذوق و نظر کو زبانِ حال سے یہ کہتا ہے۔

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

عام قارئین بلکہ اکثر اہلِ قلم و دانشور بھی خالد کو محض شاعر سمجھتے ہیں۔ میں بھی انہیں ایسا ہی سمجھتا تھا، لیکن اُن کی نثر پڑھی تو میں دنگ رہ گیا، وہ قادر الکلام شاعر ہی نہیں، نادر الکلام نثر نگار بھی ہیں۔ زبان کی شوخی و رنگینی، عبارت کی روانی، الفاظ کی موزونی اور اسلوب کی ندرت کو دیکھ کر دل میں خالد کو اپنا محبوب بنانے کی آرزو پیدا ہو جاتی ہے۔ ویسے بھی خالد کی شخصیت جمال و جلال کے امتزاج کی دل انگیز تصویر ہے۔ کلام پڑھیے تو پڑھتے رہیے اور اُسے دیکھیے تو دیکھتے رہ جائیے۔

خالد کی شخصیت جاذبِ نظر ہے تو ان کا دل بھی حسین ہے! اور پھر دل لذتِ عشق سے آشنا بھی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ وہ صاحبدل و دردمند انسان ہیں، اور قدرت نے اُنھیں تب و تابِ جاودانی سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ شعوری و اضطراری طور سے ہمہ وقت تفکرِ تخلیقی، خامہ فرسائی اور اپنے خونِ جگر سے اپنی تخلیقات کو رنگِ دوام سے مزین کرتے رہتے ہیں۔ ان کا کلام زندہ ہے، اسی لیے کہ ان کا قلب زندہ و بیدار ہے، اور یہ زندگی ان کے زندۂ جاوید ہونے کی دلیل ہے۔

عظیم انسانوں کو ان کا فن یا کارنامہ زندۂ جاوید بنا دیتا ہے، لیکن بہت کم مشاہیرِ عالم کی عظمت کو ہم عصروں نے پہچانا اور ان کی وہ قدر کی جس کے وہ مستحق تھے۔ خالدؔ بھی ہم عصری چشمک کے شکار ہیں، لیکن اہلِ نظر نے دیکھ لیا ہے کہ اردو ادب کے جہانِ تازہ میں ایک آفتابِ تازہ نمودار ہوا ہے، جس نے اپنی تب و تابِ جاودانی سے اسے حسین و مؤثر بنا دیا ہے۔

پکھ نفسِ کتاب کے بارے میں ——————

مضامین کی فراہمی و ترتیب میں عزیزِ محترم پروفیسر حفیظ صدّیقی صاحب نے جو خوش دلانہ تعاون کیا ہے راقم اس کا بغایت ممنون ہے۔ حفیظ صاحب خالد صاحب کے دیرینہ نیاز مند ہیں اور ماضی میں اپنے ماہنامے "تحریریں" کے تین ضخیم و عظیم خالد نمبر شائع کر کے اپنی ادبی اور انتظامی صلاحیّت کا سکّہ منوا چکے ہیں۔

[illegible] پری گوشۂ عفّت موہانی" میں شامل خطوط کے بارے میں یہ وضاحت ضروری ہے۔ کہ خالد صاحب کے خط تو مِن و عَن، بغیر کسی قطع و برید کے دیئے گئے ہیں۔ مگر محترمہ عفّت موہانی کے خطوط کے صرف اقتباسات ہیں:

قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا!

خالد صاحب کے خطوط کی نقلیں بھی انھی نے کمال مہربانی سے مرحمت کی ہیں —

نظمیں

رئیس امروہوی

خلّاقِ نکتہ داں

عبدالعزیز خالد اندازہ دانِ فن ہے
عبدالعزیز خالد خلّاقِ نکتہ داں ہے

خوشا بلاغتِ عبدالعزیز خالدِ ما
خُلد آفرینِ فن ہے عبدالعزیز خالد
رہ نمائے جہانِ مہر و وفا   گشت عبدالعزیز خالدِ ما

عبدالعزیز خالد تابندہ درجہانست
واہ عبدالعزیز خالد واہ
عبدالعزیز خالد از راہِ خُلد آمد
درخاکدانِ تیرہ آگاہِ خلد آمد

عبدالعزیز خالد یارِ عزیز تر ہے
عبدالعزیز خالد خلّاقِ عظمتِ فن
رہنما شد براہِ شعر و سخن   یعنی عبدالعزیز خالدِ من!
عبدالعزیز خالد   آں شاعرِ زمانہ
ابنائے فن کے والد   عبدالعزیز خالد

٥

عبدالعزیز خالد   اے راز دانِ ہستی
ہے مُو قلم سے تیرے   روشن جہانِ ہستی

٥

ہاں عظمتِ سخن ہے   یارِ عزیز خالد
عبدالعزیز خالد   عبدالعزیز خالد

٥

شمعِ حریمِ فن ہے   عبدالعزیز خالد

عارف عبدالمتین

عبدالعزیز خالد

جمالِ دوست ، جمال آفریں ، جمیل ہے تُو
جلال بھی ترا طغریٰ ہے ، خود جلیل ہے تُو

خیال و جذبہ کی رفعت پہ تُو فروزاں ہے
جہت ہو کوئی ، بہر حال خود کفیل ہے تُو

رہی ہے عدل کی میزان ہاتھ میں تیرے
سوادِ علم و ادب کا نڈر عدیل ہے تُو

تُو رنگ و نسل کی تفریق کا اٹل دشمن
بشر کی وحدتِ محکم کی اِک دلیل ہے تو

حدودِ فکر سے ناآشنا ہے سوچ تیری
جو حُریت کا فدائی ہے وہ عقیل ہے تُو

تُو شرق و غرب کی ظلمت گساریوں کا حریف
اُفق سے تا بہ اُفق نور کی سبیل ہے تُو

دیارِ جاں میں کھلاتا ہے گُل محبت کے
کہ اس میں موجِ صبا کا سبک مثیل ہے تُو

مٹی ہنر سے ترے تشنگانِ فن کی تڑپ
کہ دشتِ زیست میں مثلِ خرامِ نیل ہے تُو

تجھی میں جھانک کے وہ خود شناس بنتے ہیں
کہ دوستوں کے لیے ایک صاف جھیل ہے تُو

بشر کی قوتِ تخیر کا تُو شیدا ہے
اور اس کے حسنِ فراواں کا بھی قتیل ہے تُو

تُو منفرد ہے ثنا خوانئ پیمبرؐ میں
اور اس حوالے سے رب کا اَمرِ خلیل ہے تُو

اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی

غازیِ ادب

شعلہ نوا سخنور، عبدالعزیز خالد — علم و فن و زباں پر کس شان سے ہیں قادر
تشبیہیں حشر آرا، پُر جوش استعارے — ہر بندش اُن کی محکم، ہر حرف اُن کا نادر
ہیں اپنی اپنی جا پر کس درجہ خوبصورت — تصغیر اور تکبیر، افعال اور مصادر
آیات سے مرصّع سارا کلام اُن کا — ہر تازہ نظم اُن کی گنجینۂ نوادر
آیات ہیں صف آرا یا غازیوں کا لشکر — عشقِ نبی نے جیسے فرماں کیے ہیں صادر
ہوتے ہیں شعر نازل کرتے ہیں یا چڑھائی — غوری و غزنوی و ابدالی اور نادر

رونق ادب کو بخشے یلغار اُن کی دائم
رکھے اُنھیں توانا ربِّ قوی و قادر!

علیم ناصری

خالدِ خوش گو

رہِ جنوں میں ہیں کچھ فاصلے نہ پیمانے
کہاں تمام ہوں یہ مرحلے خدا جانے
مسافرانِ رہِ شوق ہیں جو گرمِ سفر
ہزار خوف میں بھی شاد ہیں یہ دیوانے

نہ بحر و بر سے ہراساں نہ کوہ و صحرا سے
اُنھوں نے دشت و بیاباں ہزار ہا چھانے
نہ فکرِ لومۃِ لائم نہ خوفِ سبّ و شتم
نہ یہ کہ خوش رہیں سب خویش اور بیگانے

وہ جلوتوں سے زیادہ ہیں خلوتوں میں مگن
نہیں یہ شوق کہ جانے کوئی کہ پہچانے
حریمِ دل میں سجائے ہوئے ہیں بزمِ نیاز
خودی کے نور سے روشن ہیں یہ نہاں خانے

یہی گروہ وفا مست و حق پرست بھی ہے
اسی کے پاس ہیں جذبِ دروں کے خُم خانے
امیرِ طائفۂ عصرِ نو ہے خالد بھی
عطا کیا ہے جسے یہ مقام مولا نے

وہ خوش کلام کہ جس کا ہمائے فکر و شعور
اُڑے تو رہ میں نہ پست و بلند کو جانے
قدیم ہو کہ جدید اس کے فکر کا ہے اسیر
ہیں اُس کی کلکِ زر افشاں میں لاکھ افسانے

عقیق و گوہر و یاقوت حرف حرف اس کا　　پرو رہا ہے جو تسبیحِ شعر میں دانے
مثالِ مہرِ درخشاں ہے ہر کتاب اس کی　　ہوئے ہیں جس سے منوّر اَدب کے کاشانے

کھلا ہوا ہے دبستانِ خالدِ خوش گو　　"بیا درید گر ایں جا بود زباں دانے
غریبِ شہر سخن ہائے گفتنی دارد"

کبیر انور جعفری

گُلِ نخستیں

دیدہ ام خالدؔ ! کلامِ خوشنما
شعرِ تو مثلِ امامِ خوشنما !

چوں جوانم نظم تو خالدؔ میاں
خوردۂ گُل از چمن گویا عیاں

ہر غزل مانندِ بُوئے گلستاں !
نقطہ نقطہ نقشِ پائے عارفاں

من نمی خواہم کنم لابہ گری
فاش گوئم فکرِ تو حق پروری

من ترا گویم صبائے جنّتی ،
خوشبوئے آید ز شعرِ دلتی !

می چکد از خامۂ تو حرفِ دل
می شود خلدِ برینے آب وگِل

حضرتِ جبریلؑ گوید مرحبا
آفریں گوید ترا ہم لافتیٰ

مرحبا اے مرحبا شاہِ قلم
شعر می گوئی کہ نوشی جامِ جم

حضرتِ یزداں قلم را زور داد
آفریں صد آفریں اے شعر زاد

دوستاں دانند ایں لطفِ بہار
خواندگاں فہمند کشتِ لالہ زار

اے جنابِ ساکنِ باغِ جناں
تو دلیلِ دافعِ رنج و فغاں

از کلامِ تو رسد بوئے بہار
حرفِ تو خالد ضمیرِ خوش نگار

اے کبیر انور برنگِ گلُ خموش
نظمِ تو آیاتِ آوازِ سروش

صوفی فقیر محمد

خالد کا تتبع

ہر آن نمایاں ہے نئی شانِ محمدؐ
لازم ہیں نئے نعت سرایانِ محمدؐ

خالد کی زباں سے ہو بیاں شانِ محمدؐ
خالد کہ ہے اس دور میں حسّانِ محمدؐ

توحید کا اعلان ہے اعلانِ محمدؐ
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ

فیضانِ محمدؐ ہے تو فیضانِ خدا ہے
فیضانِ خدا ثمرۂ فیضانِ محمدؐ

عرفانِ محمدؐ سے ہے عرفانِ خدا بھی
عرفانِ خدا شعبۂ عرفانِ محمدؐ

رحمت سے سروکار شفاعت کے سزاوار
جو لوگ ہیں وابستۂ دامانِ محمدؐ

لولاک کی تقریب میں پیدا ہوئے افلاک
سارا سروساماں سروسامانِ محمدؐ

اخلاق کے اسباق پڑھو ہم سے کہ ہم ہیں
شائستۂ تہذیب دبستانِ محمدؐ

انسان کہاں اور کہاں شانِ محمدؐ
یعنی کہ خدا خود ہے ثناخوانِ محمدؐ

مکہ بھی مدینہ بھی اسی رہ کی منازل
جنت کی ہے شہ راہ خیابانِ محمدؐ

دن رات سمٰوات سے صلوٰات کی بارش
اللہ بھی ملائک بھی ثناخوانِ محمدؐ

قرآں میں آتا ہے مزا نعتِ نبیؐ کا
قرآن کی آیات ہیں شایانِ محمدؐ

اوّل ہے نہ آخر ہے زماں ہے نہ مکاں ہے
الآن کما کان وہی شانِ محمدؐ

توحید کو لازم ہے رسالت کی شہادت　　ہوتا ہے مسلمان مسلمانِ محمدؐ

آدم کی ہے اولاد کو انسان بنایا　　آدم کی ہے اولاد پہ احسانِ محمدؐ

وہ شخص ہے سرگشتہ و گمراہ و پریشان　　جو شخص ہے برگشتۂ پیمانِ محمدؐ

وہ لوگ ہوئے صاحبِ فرمان و جہانبان　　جو لوگ ہوئے تابعِ فرمانِ محمدؐ

دنیا کی ہیں برکات تو عقبیٰ کے بھی ثمرات　　ہر چیز سے معمور ہے ایوانِ محمدؐ

بوبکر و عمر حیدر و عثمانِ محمدؐ　　ارکان ہیں اسلام کے اعیانِ محمدؐ!

بوبکر چراغ ایک سیہ غار میں روشن　　اور عائشہ قندیلِ شبستانِ محمدؐ

صوفی نے کیا نعت میں خالد کا تتبع　　خالد کہ ہے منجملۂ خاصانِ محمدؐ

صوفی فقیر محمد

شاعرِ مجدّد

صوفی نے لیا دیکھ پری خانۂ خالد
صوفی بھی ہوا عاشقِ دیوانۂ خالد!

آرائشِ فن رنگِ جداگانۂ خالد
تزئینِ چمن سبزۂ بیگانۂ خالد

ایجاز بھی ایما بھی کنایہ بھی ادا بھی
معراجِ سخن طرزِ ملوکانۂ خالد

آواز کوئی تھی بھی تو اب دب سی گئی ہے
اس زور کا ہے نعرۂ مستانۂ خالد

دَور اور تھا جب اور تھا گردش میں پیالہ
اس دَور میں ہے دَور میں پیمانۂ خالد

"جانے کہ نہ جانے کوئی مانے کہ نہ مانے"
یہ عصر ہے کش خمخانۂ خالد

غوّاص ہے قرآن و احادیث و سِیَر کا
ہر لفظ ہے اک گوہرِ یک دانۂ خالد

افکار میں ادراکِ حقیقت کی جھلک ہے
اظہار میں ہے جرأتِ رندانۂ خالد

مقبول ہوا اہلِ دل و اہلِ نظر میں
معقول ہے اندازِ کلیمانۂ خالد

یہ نام ہے اب عامی و عالم کی زباں پر
مشکور ہوئی ہمتِ مردانۂ خالد

مخلوق کھنچی آتی ہے فیضانِ نظر سے
آتا ہے نظر دور سے کاشانۂ خالد

نظروں میں سماتا نہیں اب حسن کسی کا
نظروں میں بسا جلوۂ جانانۂ خالد

کس شان کی ہے شوکتِ شاہانۂ خالد
کس رنگ کا ہے رنگِ فقیرانۂ خالد

ہر شعر ہے اک گنجِ گراں مایۂ اسرار
ہر حرف ہے اک رمزِ حکیمانۂ خالد

عنبر سے جواہر سے نوادر سے ہے معمور
سینہ کہ ہے گنجینۂ تہ خانۂ خالد

ہے ساقیٔ کوثر کی عجب فیض رسانی — ماتحت مدینے کے ہے میخانۂ خالدؔ
یہ شاعرِ ہشیار ہے دربارِ نبیؐ کا — اور صاحبِ دیوان ہے دیوانۂ خالدؔ
جس شمع سے روشن ہیں مہ و انجم و خورشید — اس شمع کا پروانہ ہے پروانۂ خالدؔ
ہر حال میں رہتا ہے وفادارِ محمدؐ — ہشیار بھی ہے شاعرِ دیوانۂ خالدؔ
جو خاص معارف ہیں وہ کہتا ہے سرِ علم — دیوانۂ اسلام ہے فرزانۂ خالدؔ
انکھی ہے انوکھا ہے نرالا ہے نیا ہے — بے لوث ہے، بے خوف ہے دیوانۂ خالد

اشعار کی صورت کہ ہے اظہار کی صورت
نذرانۂ صوفیؔ کہ ہے شکرانۂ خالدؔ

نقش ہاشمی

عبقری

خالدِ عبدالعزیز اے نابغۂ روزگار
آفتابِ آسمانِ فن ، مہِ گردوں وقار

اے کہ تیری ذات ہے سرمایۂ صد افتخار
روند ڈالی تُو نے ہر فکر و نظر کی رہگزار

اشہبِ تخئیل کا کہیے تجھے وہ شہسوار
تیرے فتراکِ اَدب میں زہرہ و پرویں شکار

دم قدم سے ترے گلزارِ اَدب میں ہے بہار
رشکِ صد جنّت بنا دی ہر زمینِ خاردار

ڈال دی افکار میں وہ روحِ فردوسِ بہار
عندلیبانِ دبستانِ اَدب جن پر نثار

تیری تخلیقات بابِ فکر و فن میں شاہکار
جن کے پرتَو سے ملا ہے جو ہر فن کو نکھار

ہے کہاں تیرے تخیّل کے لیے کوئی حصار
ہر قدم جس کا ورائے گردشِ لیل و نہار

دورِ حاضر میں ہے تو ایسا درختِ سایہ دار
مل گیا رُوحِ ادب کو جس کے دامن میں قرار

تو نے وحشتِ شام میں وہ بھر دیا رنگِ بہار
صندلیں سائے شفق آمیزیاں وہ لالہ زار

نغمۂ برگِ خزاں ہے دل نواز و دل رُبا
نالے زنجیرِ رمِ آہو کے بھی ہیں خوشگوار

تو نے ناخواندہ ورق میں اس طرح جاں ڈال دی
بخش دی الفاظ و معنی کو زبانِ سحر کار

تو نے گیتا انجلی ٹیگور کی کر دی امر
اور مہابھارت کتھن مالا تیرے سندر وچار

رنگِ تصریفِ قلم کیفیتِ لحنِ صریر
اور کلکِ موج ہے رخشِ حوادث پر سوار

وہ کفِ دریا اُڑا لائی جسے بادِ شمال
یعنی وہ خمیازۂ ساحل کہ دریا کا خمار

وہ نگاہوں میں سرودِ رفتہ کی پرچھائیاں
وہ حدیثِ خواب وہ صبحِ جوانی کی بہار

وہ خروشِ خُم خمارِ بادۂ صبحِ الست
جس کی سرشاری و سرمستی میں ڈوبے میگسار

وہ بھی پروازِ عقابِ فکر سے روشن ہوئے
جو تصوّر کے نہ تھے طبقات پر بھی آشکار

وہ غزل غزلاتِ انجیلِ مقدّس کی زباں
باہمی تقدیسِ اُلفت کے اُبلتے آبشار

نظم لکھّی تو نے بسم اللہ کے اعداد پر
جو رہے گی تا ابد دنیائے فن میں شاہکار

وہ ترا علمی تبحّر، وہ شعورِ شش جہات
ہے بجا کہیئے جو اقلیمِ ادب کا تاجدار

فارسی، عربی و انگریزی و ہندی پر عبور
اور پنجابی و اُردو پر مکمّل اختیار

شاعری پر تجھ کو حاصل ہے وہ قدرت اور گرفت
جس کے اسلوبِ نگارش پر فصاحت بھی نثار

کیوں جنابِ نقش تیرے فن سے متاثّر نہ ہوں
صاف گوئی، سادگی، سچّائی ہے تیرا شعار

نقش ہاشمی

شاعرِ خوش بیاں

خالد عبد العزیز اے خوش بیان و خوش مقال
تو سپہرِ فکر پر ہے آفتابِ بے مثال

شہر یارِ آگہی اے دیدہ ورِ گردوں خیال
کوئی بھی تجھ سا نہیں ہے صاحبِ فضل و کمال

اے کہ بہرامِ فلک زہرہ نشاں کیواں خیال
اے سخن سنج آسماں آثار اے رفعت خصال

تیرا فن تیرا ادب آئینۂ حسن و جمال
تو نے حرف و صوت کو معنی کے بخشے خدّ و خال

تیری تخلیقات کے شہ پارے شہکارِ کمال
نکتے نکتے کو عطا کر دی حیاتِ لازوال

جادۂ فن میں کیے روشن وہ فانوسِ خیال
حشر تک جن کو بجھا سکتی نہیں بادِ شمال

تُو نے رکھا ہر طرح نظم و غزل میں اعتدال
یوں حدیثِ شعر کی عظمت رہی یکسر بحال

شعر ہیں یا جامِ جم میں بادۂ رنگِ گلال
یا ایاغِ فکر میں ہے کہکشاؤں کا جمال

تیرے شعروں میں نہاں آوازِ نغماتِ سروش
بات بات آئینۂ افکار میں سحرِ جلال

اے کلیمِ طُورِ حکمت، مطلعِ صبحِ ادب
رُوحِ ایوانِ نگارش، جانِ دامانِ خیال

اے کہ تیرے مطلعِ تخئیل سے ہیں مستنیر
یہ فضائے آسماں، یہ بحر و برّ و دشت و جبال

اے کہ تجھ کو مل گئی چشمِ حقیقت آشنا
گفتگو تیری صداقت اور عمل تیرا کمال

اشہبِ تخئیل ہے یا شہپرِ جبریل ہے
تیرے گردِ فکر کو پہنچے یہ ہے کس کی مجال

وہ فصاحت میں عیاں اَبدیّت و آفاقیت
وہ بلاغت میں نہاں رعنائیِ حسن و جمال

لالہ و گل میں بدل دی ہر زمینِ سنگلاخ
یوں بنا دی رشکِ گلشن ہر زمینِ پائمال

شاعری یا نکہتِ افکار کا سیلِ رواں
موجۂ کوثر کہوں یا چشمۂ آبِ زلال

گو کہ فارقلیط کافی ہے شفاعت کے لیے
مرحبا و حبذا ہم منتہٰنا اس پر دال

عَبدُہٗ عشقِ محمدؐ مصطفٰےؐ عشقِ رسولؐ
ماٰذ ماٰذ اہلِ بصیرت کے لیے فکرِ مآل

میں نے اقبالؔ و ظفرؔ اس دور میں دیکھے نہیں
اور نہ حالیؔ سا یہاں دیکھا ہے کوئی اہلِ حال

آج اگر حسّانؓ بھی ہوتے تو کہتے مرحبا!
سعدیٔ دوراں بجا کہیئے تجھے اے نیک فال

رومیؔ و جامیؔ و خسروؔ کو کہاں سے لایئے
نعت گوئی میں نہیں ہے آج تیری بھی مثال

تُو نے نعتِ مصطفٰےؐ کو اس قدر بخشا عروج
اَب جواب اس کا کوئی باقی نہ ہے پیدا سوال

تیرے ہر نقطے میں ہے اک درسِ قرآن و حدیث
باکمالانِ زماں دیتے ہیں اَب تیری مثال

جھوم اُٹھتے ہیں تری رعنائیِ افکار سے
اہلِ دل، اہلِ نظر، اہلِ بصیرت، اہلِ حال

ایں ہمہ دانش، تدبّر، فہم و ادراک و شعور
دل کہ اسرارِ اُلوہیت سے بھی ہے مالا مال

شانۂ افکار سے تُو نے وہ کی مشّاطگی
کر دیا حسنِ عروسِ شاعری کو لازوال

سامنے تیرے امامانِ سُخن بھی دم بخود
اور فصیحانِ ادب کی بھی زباں دیکھی ہے لال

وُہ تخیّل کی حسین جنّت ہجومِ نو رِیاں
فکر کی وادی میں جیسے رقص کرتے ہوں غزال

تیرا دل تیری زُباں تیرا تخیّل تیری ذات
سب کے سب کرتے ہیں تسبیحِ خدائے لم یزال

نقش تُو ہو گا طفیلِ سرورِ دنیا و دیں
روزِ محشر زیرِ دامانِ خدائے ذوالجلال با

بشیر رحمانی

اک سرمدی جہاں ہے

لفظوں کی ٹہنیوں پر افکار کے صحیفے
غنچوں کا رنگ بن کر
تہذیب زندگی کی خوشبو میں ڈھل رہے ہیں
پیغام دے رہے ہیں
فردوسِ آگہی کے پُرکیف ارتقا کا
جیسے بہارِ تازہ
شہزادئ صبا سے مصروفِ گفتگو ہو
حرفوں کے دائروں میں
تاروں کا بانکپن ہے سورج کی روشنی ہے
یا ساغرِ تمنّا
میخانۂ ادب میں
رندوں کی تشنگی کو یکسر مٹا رہا ہو
جذبات کا اُجالا ذہنوں میں جھومتا ہے

لفظوں کو چومتا ہے
غالبؔ کا مدعا ہے اقبالؔ کی صدا ہے
احساس کے اُفق پر
حسّانؔ کی زباں ہے سعدیؔ کی داستاں ہے

عبدالعزیز خالد
تجدید رنگ و بُو کا مسرور گلستاں ہے

اک سرمدی جہاں ہے

تحسین فراقی

خالقِ فکروفن

اگرچہ دہر کی ہر چیز ذی حیات بھی ہے
مگر یہ کیوں ہے کہ اس درجہ بے ثبات بھی ہے

رمیدہ بُو ہیں یہاں طبلہ ہائے صد عطّار
پریدہ رنگ یہاں گُل کا پات پات بھی ہے

کہیں پہ حُسن کے بکھرے ہوئے خیام بھی ہیں
کہیں پہ شوق کی اکھڑی ہوئی قنات بھی ہے

کہیں شکستہ گھروں سے طلوع آہ و بکا
کہیں گمشتہ امنگوں کا پُل صراط بھی ہے

درک گئے کئی آنکھوں سے نیند کے ساغر
مسک چکی کئی کلیوں کی نرم گات بھی ہے

کچل گئے کئی بہرام و کیقباد کے تاج
اُلٹ چکی جم و کاؤس کی بساط بھی ہے

قدم قدم پہ تغیّر کے پے بہ پے طوفاں
کوئی قرار کی صورت کہیں ثبات بھی ہے

بلا جواب کہ اس کیف و کم کے عالم میں
ہے ایک چیز بقا بھی جسے قرار بھی ہے

جسے خلوص پہ مبنی فنِ لطیف کہیں
جو فکر و دانش و بینش کا حصّہ دار بھی ہے

وہی جو عالمِ ناسُوت سے الگ بھی نہیں
وہی جو عالمِ لاہُوت کی پکار بھی ہے

وہی جو عرصۂ انفاس کو محیط بھی ہے
وہی جو مرکبِ ساعات پر سوار بھی ہے

وہی جو کشتِ بشر کو سحابِ رحمتِ رب
وہی جو گوشِ ترنّم کو آبشار بھی ہے

جسے رصانتِ فکر و نظر ہے ارزانی!
جسے صیانتِ ہوش و خرد سے پیار بھی ہے

وہ جس میں دانش و فرہنگ و حکمت و منطق
وہ جس میں شورشِ رندانِ بادہ خوار بھی ہے

وہ جس میں عکس فگن رقصِ مہ جبیناں بھی
وہ جس کو بارگہِ قدسیاں میں بار بھی ہے

وہ جس میں شوکتِ الفاظ کا قرینہ بھی
وہ جس میں صحتِ افکار جلوہ بار بھی ہے

وہ جس میں عہدِ گزشتہ کا ورثۂ فکری
وہ جس میں حال کے انسان کا شمار بھی ہے

وہ جس میں ہے صنمیاتِ رفتہ کا خم و پیچ
جو ممکناتِ بشر کے لیے عیار بھی ہے

وہ جس میں سوز کی مشعل گداز آمادہ
وہ جس میں جذب کی مصباحِ اشکبار بھی ہے

وہ جس میں ہے متموّج شرابِ ساز و سرور
وہ جس میں بانگ وگُلِ نغمۂ ہزار بھی ہے

عرب کے سوزِ دروں کا بھی وارث یکتا
عجم کے حُسنِ طبیعت کا مایہ دار بھی ہے

انہیں خواص سے خالد کا فکر و فن ہمزوج
انہیں پہ فن کی عمارت اٹھائے جاتے ہیں

انہی سے شعر و سخن کے شراب خانے میں
مئے طہور کے ساغر پلائے جاتے ہیں!

یہاں بھی فکر و نظر کی بلندیوں کے لیے
قدیم عہد کے قصّے سنائے جاتے ہیں

جدید عصر کے سب مسئلوں کے حل کے لیے
حضورِ پاکؐ کے فرماں بتائے جاتے ہیں

مخدّراتِ غزل کے جمیل چہروں سے
نقابِ شبنمِ معنی اُٹھائے جاتے ہیں

تمام مشرق و مغرب کا فکر و فن لے کر
وہ اپنی ذات کو سنگم بنائے جاتے ہیں

کہیں سلومی و سیفو کہیں قلوپطرہ
کہیں ارسطو و دانتے دکھائے جاتے ہیں

کہیں عنیزہ و حبلہ کہیں رُمیکہ سیّہ ! — کہیں پہ عنترہ و عمرو لائے جاتے ہیں
کہیں پہ نابغہ و ذُوالقروح کی باتیں ، — کہیں غبوق کے قصّے ، صبوح کی باتیں
کہیں تو جسم کے متعلقات کا مذکور — کہیں پہ اس سے ورا ، قلب و روح کی باتیں

زبان کے رتبے کو بڑھا رہا ہے کوئی
عروسِ شعر کے گیسو سجا رہا ہے کوئی

تحسین فراقی

نذرِ خالد

وہ جس کو قبلہ گہِ سالکانِ فن کہیے
وہ جس کو سجدہ گہِ عابدِ سخن کہیے
وہ جس کو بوئے گل و نفحۂ الیمن کہیے
وہ جس کو غیرتِ شمشاد و نسترن کہیے
وہ جس کو عارفِ رندانِ انجمن کہیے
وہ جس کو شورش و امجد کا نوحہ زن کہیے
وہ جس کو دانش و فرہنگ کا رتن کہیے
وہ جس کو حاملِ آوازۂ زمن کہیے !
وہ جس کو عشقِ محمد کا نغمہ زن کہیے
وہ جس کو نغمۂ جبریل کا دہن کہیے

وہ ہم پیالۂ ہومر وہ ہمدمِ حارث
وہ فکرِ رومی و اقبال و میر کا وارث

وہ خالِ ہندو و چشمِ غزال کا شاعر
فروغِ ماضی و آشوبِ حال کا شاعر
حضورِ سرورِ شیریں مقال کا شاعر
وہ حرف و لوح و قلم کے جمال کا شاعر
خدائے منتقم و ذوالجلال کا شاعر
خودی کے جوہرِ عزّ و کمال کا شاعر
وفا کے سانحۂ ارتحال کا شاعر
وطن کے حادثۂ انفصال کا شاعر
خروشِ ساغر و بادِ شمال کا شاعر
وہ ملتوں کے عروج و زوال کا شاعر

لباسِ کاغذی میں جان ڈالنے والا !
لطیف جذبوں کو حرفوں میں ڈھالنے والا

حیات جس کے لیے دقّتوں کا اِک صحرا — ممات جس کے لئے ماندگی کا اِک لمحہ
صلات جس کیلئے روح اور بدن کی غذا — ثبات جس کے لئے آگہی کا سرمایہ

وہی جو صیرفیٔ حادث و قدیم بھی ہے
وہی جو ناقدِ صحّت مند و سقیم بھی ہے

ادائے خاص سے پرّاں قلم کا پیگاسس — نہ جس کو بیم قضاوت نہ جس کو خوفِ عسس
کبھی زمین کی پستی، کبھی سما کے کلس — کہیں پہ طُور کا منظر، کہیں فروزشِ خس
"قلم کی نوک سے پیدا نوائے آرفیس" — کھنک حروف میں، لفظوں میں رنگ ہائے رس

بساطِ فن پہ قدیم و جدید کا سنگم
"وہ فکر و فن کا تشخّص، وہ اعتبارِ قلم"

خالد علیم

نابغۂ روزگار۔ خالد

خالدِ نکتہ شناس، نکتہ رس و نکتہ داں
خوش قلم و خوش نوا، خوش سخن و خوش بیاں

شاعرِ روشن ضمیر، حق نگر و حق پذیر
حق نفس و حق پسند، حق نظر و حق بیاں

نابغِ ذہنِ رسا ، مکتبۂ علم و فن
گنجِ خطیرِ سخن، صاحبِ علم اللساں!

حافظ و خیام کا ہم قدم و ہم سفر
غالب و اقبال کا ہم سخن و ہم زباں

کشورِ علم و ادب کرکے مسخّر تمام
نسلِ جواں کو دیا اس نے شعورِ جواں

اس کے بیاں میں مِلے سوز و سرور و گداز
اہلِ سخن کو رہے اس کی رفاقت پہ ناز

میرِ جنودِ سخن ، نابغۂ روزگار
سلطنتِ شعر کا تاجورِ باوقار

مطربِ فکر و نوا، جانِ غنائے غزل
نقشِ جمالِ سخن ، شاعرِ معجز نگار

شعر و ادب کے رموز اس کی زباں کے اسیر
لفظ و معانی تمام اس کے قلم پہ نثار

فکر و فن و جستجو، عزّو کمال و ہنر
اس کے سُخن سے ہوئے منکشف و آشکار

اس کا کلام بلند، اس کا مقامِ عظیم
اہلِ سخن کے لیے باعثِ صد افتخار

چشمۂ افکارِ نو ، بحرِ علومِ قدیم
اس کی ذکاوت کہاں اور کہاں خالد علیم!

شیخ عبید تبسم

عبدالعزیز خالد

عبدالعزیز خالد ——— ہر دلعزیز خالد
اس دور کے ہیں شاعر
لکھنے میں خوب ماہر
اطن میں بھی وہی ہیں
باہر سے جو ہیں ظاہر
عبدالعزیز خالد ——— ہر دلعزیز خالد

فکر و نظر میں یکتا
اخلاص میں ہے اعلیٰ
قائد کا ہے سپاہی
اخلاق میں یگانا
عبدالعزیز خالد ——— ہر دلعزیز خالد

انسانیت میں افضل
علم و ادب میں اکمل
اقبال کا ہے شاہین
ایمان کا مفصّل
عبدالعزیز خالد ——— ہر دلعزیز خالد

خادم ہے یہ وطن کا
مالی ہے یہ چمن کا
اخلاص کا ہے پیکر
سرمایہ ہے سخن کا
عبدالعزیز خالد ـــــ ہردلعزیز خالد

طوفاں بدوش ساحل
نغمہ نوازِ محفل
رہبر بھی راہرو بھی
اس دور کا ہے حاصل
عبدالعزیز خالد ـــــ ہردلعزیز خالد

وردہ نورخواجہ

ست تاریاں دا جھُمر

شاعری دے اسمان دے اُتّے
نکّے وڈے لکّھاں تارے چمک رہے نیں
ہر ہر تارا،
اپنی تھاویں بہت منوّر، روشن تے پیارا
اک دوجے توں وَدھ کے چمکے
اک دوجے توں سوہنا جاپے
سبھ توں سوہنا کنھوں آکھاں؟
سبھ توں روشن کنھوں لکّھاں!
پر اوس نیلے اَمبر اُتے
ست تارے، ہر دم کٹھّے
لشکاں مارن
اکھاں دے وچ کھبدے جاون

ہر اک دے من بھاون !
ایہہ سچے انمُلے موتی ،
کعبؓ[1] ، حسانؓ[2] ، بوصیریؒ[3] ، جامیؒ[4]
حالیؒ[5] ، خالدؒ[6] تے اقبالؒ[7]
شالا ہر دم رہن نہال

۱۔ حضرت کعبؓ بن زُہیر
۲۔ حضرت حسانؓ بن ثابت
۳۔ حضرت امام شرف الدینؒ بُوصیری
۴۔ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ
۵۔ مولانا الطاف حسین حالیؒ
۶۔ جناب عبدالعزیز خالدؔ
۷۔ علامہ محمد اقبالؒ

سرور انبالوی

دانائے راز

دولتِ کونین سے ہے علم کی دولت فزوں
ہاتھ آجائے جو یہ دولت تو میں جانے نہ دوں

بوالہوس ساحل پہ بھی برسوں رہے ہیں سرنگوں
عشق نے بحرِ تلاطم خیز میں پایا سکوں

ہے حصولِ علم کا حد سے جسے بڑھ کر جنوں
عقل و دانش سے نہ ٹوٹے گا کبھی اس کا فسوں

مضطرب رکھتا ہے خالد کو سدا سوزِ دروں
شعر کو اونچا اڑا کر لے گیا اس کا جنوں

اُس کے فن کے معترف اغیار بھی اپنے بھی ہیں
مست رکھتا ہے اُسے اپنا ہی جذبِ اندروں

رات دن جو علم کے دریا کی غواصی کرے
سوچتا ہوں ایسی ہستی کے لیے میں کیا لکھوں

سینۂ ظلمت سے پھوٹی علم و عرفاں کی ضیا
جگمگا اُٹھا یکایک یہ جہانِ کاف و نوں

شعر اُس کے لعل و گوہر یا کہ ہیں قوسِ قزح
اس کے افکارِ جلی سے جہل کا ٹوٹا فسوں

اس کی نظموں میں ہے دریا کی روانی کا سماں
اس کی غزلوں میں ہیں پوشیدہ ہزاروں ارغنوں

اس نے دنیائے سخن کو رفعتِ افلاک دی
کہکشاں خواہش کرے ہیں اس کے ماتھے پر سجوں

لفظ کو معنی دیئے افکار کو بخشی جلا
نعت احمدؐ سے ملا اس کی طبیعت کو سکوں

گوہرِ علم و ہنر سے اس کا سینہ مستنیر
اس کی خواہش ہے یہ دولت دوسروں کو بانٹ دوں

ہے غرورِ علم و حکمت اور نہ دانائی پہ ناز
ایسی ہستی کو نہ کیوں پھر خُلق کا پیکر لکھوں

داستہ رہ کے کھڑی ہیں ہر قدم پر سُوئیاں
منزلِ جاناں پہ جانے کا اسے پھر بھی جنوں

چشمِ نرگس تو ہمیشہ کی طرح حیراں ہے آج
دیدہ ور کی آنکھ سے جاری ہے اب بھی جوئے خوں

چشمِ حاسد ایسے گوہر کی کہاں لاتی ہے تاب
قدر کب کرتی ہے ایسوں کی بھلا دنیائے دُوں

عقل کہتی ہے سرِ بازار رسوا کیجیے
عشق کہتا ہے کہ اس کے نام کی مالا جپوں

گوہرِ نایاب خالد فخر میری قوم کا
اس سے بڑھ کر اے سرورؔ اب اس کے حق میں کیا کہوں

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

حکیم افتخار فخرؔ

شاعرِ رسالت

اے شاعرِ رسالت عبد العزیز خالدؔ
تُو طرزِ نعت کا ہے تاریخ ساز موجد

اشعار میں سموئے کیا علم و فکر تو نے
افلاک آشیاں ہے تیرے سخن کا قاصد

اے شاہکار دانش، جلوہ طرازِ تابش
ہیں کس قدر درخشاں تیرے جواں مقاصد

طرزِ سخن پہ رُوحِ حسانؓ جھومتی ہے
خامے سخن وروں کے تیرے حضور جامد

تُو روشنی کا شاعر، عرشِ سخن کا طائر
افکار میں فراواں ہے تابشِ عطارد

ہم جادۂ طلب میں اب تک بھٹک رہے ہیں
تُو مدحتِ پیمبرؐ کی منزلوں کا قائد

تُو گلشنِ نبیؐ کا اک مُرغِ خوشنوا ہے
گلہائے نعت تیری عظمت کے ہیں شواہد

پھیلی ہوئی ہے ہر سُو تیرے سخن کی خوشبو
یہ فخرؔ بھی ہے تیری جبروتِ فن کا شاہد

جمال نقوی

تاجدارِ سُخن

سخن کے گوشے گوشے پر
حکومت جس کی قائم ہے
غزل میں علم کے جوہر کو اُس نے یوں دکھایا ہے
کہ ہر ہر شعر کو لفظوں کے زیور سے سجایا ہے
کیا ہے نظم کی دنیا میں برپا انقلاب اُس نے
مہابھارت، سلوچی، ورقِ ناخواندہ، دکانِ شیشہ گر، برگِ خزاں
لکھیں کتابیں لاجواب اُس نے
کہیں ٹیگور کی گیتانجلی، سیفو کے نغمے ہیں
کہیں پر انقلابی ہوچی منہ کی پیاری نظمیں ہیں
کہیں تورات اور انجیل کے دل کش تراجم ہیں
کہیں قرآن و پیغمبرؐ کی پیاری پیاری باتیں ہیں
غرض کہ شاعری کو اس نے
ایسی وسعتیں بخشیں
کہ دنیا اور دیں دونوں کو حاصل کر لیا اس نے

اسی باعث ہے اقلیم سخن پہ آج حق اُس کا
ادب کی راہ میں مشعل بنا ہے ہر ورق اُس کا